Digitized by Khilafat Library Rabwah

REGD. No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

فون نمبر ۲۹۷۹

فی پرچہ ۱ر

چندہ سالانہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲/۸ روپے

چندہ سالانہ بیرون پاکستان ... روپے

جلد ۳۸/۴ | منگل ۱۷ صفر ۱۳۷۰ھ ۲۸ نبوت ۱۳۲۹ھش ۲۸ نومبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۷۳

مشرقی بنگال ریفیوجی کونسل

ڈھاکہ۔ ۲۷ نومبر۔ مشرقی پاکستان میں مہاجرین کی آبادکاری کے لئے ایک "پاکستان مشرقی بنگال ریفیوجی کونسل" بنائی گئی ہے۔ وزیر اعظم پاکستان اس کے صدر ہوں گے۔ اس میں مرکز کی نمائندگی وزیر مہاجرین اور صوبے کی نمائندگی وہاں کے گورنر وزیر اعظم اور ریفیوجی کمشنر کریں گے۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ نومبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا گلا ابھی تک خراب ہے۔ منہ میں درد ہے ہونٹ بھی سوجا ہوا ہے۔ کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔ کل بخار نہیں ہوا لیکن ضعف کی شکایت رہی۔ البتہ کھانسی کو پہلے سے بہت آرام ہے۔

ربوہ ۲۴ نومبر۔ حضور ایدہ اللہ کو کھانسی سے اب آرام ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۷ نومبر۔ نواب عبد اللہ خاں صاحب کو بلڈ پریشر ابھی تک زیادہ ہے جس کی وجہ سے گھبراہٹ ہے۔ کمزوری پہلے سے کم ہے۔ احباب موصوف کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ربوہ ۲۶ نومبر۔ آج اماں جی (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ) بھیرہ سے ربوہ تشریف لائیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا سفر بھیرہ

لاہور ۲۷ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے وطن مالوف بھیرہ تشریف لے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مکانات مطب مسجد اور دیگر مقامات کا ملاحظہ فرمانے کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت سے خطاب بھی فرمایا جس میں حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے زریں واقعات اپنے مخصوص روح پرور انداز میں بیان فرمائے۔ اور تبلیغ کو موثر تر بنانے کے طریقے بتلائے۔ حضور ایدہ اللہ مع قافلہ شام کو بذریعہ کار واپس ربوہ تشریف لے آئے۔ سفر کے مکمل کوائف کل کی اشاعت میں ملاحظہ فرمائیے۔ (نامہ نگار)

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آمد

لاہور ۲۷ نومبر۔ جماعت احمدیہ لاہور کے امیر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی عنایت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کل شام (منگل) پاکستان میل کے ذریعے کراچی سے لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کا سٹیشن پر پہنچ کر شایانِ شان خیر مقدم کریں۔

اشتراکی فوجوں نے گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں اتحادی فوجوں کو ۲۰ میل پیچھے دھکیل دیا۔ دو اہم شہروں پر قبضہ

ٹوکیو۔ ۲۷ نومبر۔ کوریا میں کمیونسٹ فوجوں نے اپنے جوابی حملے میں اقوام متحدہ کی فوجوں کو گزشتہ ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر بیس میل پیچھے دھکیل کر ٹوک چون اور یانگ یون شہروں پر قبضہ کر لیا ہے اب وہ دوسرے ڈویژن کے داہنے بازو اور پچھلی صفوں کے لئے خطرہ پیدا کر رہے ہیں۔ جنوبی کوریا کے ایک فوجی ترجمان کا بیان ہے کہ جنوبی کوریا کی بائیس میل لمبی دفاعی صف ٹوٹ چکی ہے۔ اور اس کے تمام دستے تتر بتر ہو گئے ہیں۔ گزشتہ دنوں اقوام متحدہ کی فوجوں نے جو زبردست حملہ کیا تھا۔ اس میں حصہ لینے والے جنوبی کوریا کے چار ڈویژنوں میں سے صرف ایک ڈویژن بمشکل بچ کر نکل سکا ہے۔ ٹوک چون کے کلیدی شہر پر دشمن کا قبضہ ہو جانے سے اقوام متحدہ کی حملہ آور فوج کے داہنے بازو کو ان اشتراکی فوجوں سے شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جن کی قیادت مشاق چینی دستے کر رہے ہیں۔ جن کے اچانک حملے سے جنرل میکارتھر کی فوجوں کے درمیان دس میل لمبا رخنہ ڈال دیا ہے۔ امریکی پہلی کیولری ڈویژن اس اشتراکی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے بہ عجلت آگے بڑھ رہی ہے۔ دوسری امریکی ڈویژن کے ایک دستے نے ۲ سو چینی فوجیوں کو گرفتار کیا ہے۔ آمدہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ ٹوک چون پر چین فوجوں کا قبضہ ہوا ہے۔ وہ مشعلوں اور [illegible] قسم کے باجوں کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں

دُور دُور سے

بیروت۔ ۲۷ نومبر۔ حالیہ مردم شماری کے مطابق اس وقت لبنان کے جنوبی اضلاع میں ۷ ہزار پناہ گزین موجود ہیں جن میں سے ۴ ہزار اب تک بے خانماں ہیں۔

لندن۔ ۲۷ نومبر۔ میڈرڈ ریڈیو نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ جبل الطارق ہسپانیہ کا علاقہ ہے۔ برطانیہ کو اسے فوراً خالی کر دینا چاہیئے۔ یاد رہے۔ کہ یہ ۱۷۰۴ء سے برطانیہ کے قبضے میں چلا آتا ہے۔

دمشق۔ ۲۷ نومبر۔ مصری اخبار "البلاد" نے ایک اداریہ میں لکھا ہے کہ یہ برطانی دلیل کہ نازک بین الاقوامی صورت حال کے پیش نظر مشرق وسطیٰ میں فوجوں کا قیام ضروری ہے مصر کی خواہشات اور قومی عزائم سے متصادم ہے ــــ نیز ایک اور خبر کے مطابق شامی کابینہ میں تبدیلی کی خبروں میں کوئی صداقت نہیں۔

واشنگٹن۔ ۲۷ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ۔ برطانیہ اور فرانس نے مشرق وسطیٰ کے دفاع کے متعلق عرب ممالک کے مندوبین کو ایک یادداشت پیش کی ہے۔

لندن۔ ۲۷ نومبر۔ مغربی جرمنی سے موصول شدہ اطلاعات کے مطابق سوویٹ منطقہ میں یورینیم کی کانوں کے مزدوروں میں جو بے اطمینانی پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے بغاوت کی شکل اختیار کر لی ہے۔

لیک سکسیس۔ ۲۷ نومبر۔ امریکی وفد کے ایک ترجمان نے بتایا۔ کہ حکومت امریکہ شمالی کوریا میں ایک "بفر" علاقہ قائم کرنے کی تجویز کے سخت خلاف ہے۔

فلشنگ میڈوز۔ ۲۷ نومبر۔ جنرل اسمبلی کی خاص سیاسی کمیٹی نے ۱۴ ملکوں کی قرارداد منظور کر لی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۲ء تک خود مختار اریٹریا کو وفاق حبش میں شامل کر دیا جائے۔

عمان۔ ۲۷ نومبر۔ اردنی اسرائیلی عارضی صلح کمیشن کے عرب نمائندے نے [illegible] اردنی علاقہ پر دوبارہ حملہ کرنے پر احتجاج کیا ہے۔

دو نیپالی نمائندے نئی دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی۔ ۲۷ نومبر۔ حکومت ہند سے بات چیت کرنے کیلئے نیپالی حکومت کے دو نمائندے جن میں وہاں کے وزیر دفاع بھی شامل ہیں آج کھٹمنڈو سے نئی دہلی پہنچ گئے۔ وزیر دفاع نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ کھٹمنڈو میں حالات بالکل معمول پر ہیں۔

آج ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے پارلیمنٹ میں اس خبر کو غلط بتایا۔ کہ انہوں نے جمشید پور میں اعلان کیا تھا کہ ہندوستان کی حکومت نیپال کے نئے بادشاہ کو جو تین سال کا بچہ ہے تسلیم نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا۔ نیپال آزاد ملک ہے اسے آزاد ہی رہنا چاہیئے۔

بین الاقوامی لیبر کانفرنس

کراچی۔ ۲۷ نومبر۔ اگلے مہینے انڈونیشیا میں بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں شامل ہونے والے پاکستانی وفد کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا ہے

وفد میں پاکستانی سفیر مقیم انڈونیشیا عمر حیات ملک اور مشرقی بنگال کے لیبر کمشنر کے۔ ایم۔ آزاد کے علاوہ ملازمین اور کارخانہ داروں کے نمائندے بھی شامل ہوں گے۔

پاکستان ٹی بورڈ کا قیام

کراچی۔ ۲۷ نومبر۔ حکومت پاکستان نے چائے کی صنعت کو ترقی دینے اور اس کی تجارت میں باقاعدگی پیدا کرنے کی غرض سے "پاکستانی بورڈ" اور ایک لائسنس دینے والی کمیٹی مقرر کی ہے۔ مشرقی بنگال کے وزیر تجارت کو ٹی بورڈ کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔

کواپریٹو جوٹ مارکیٹنگ کمیٹی

ڈھاکہ ۲۷ نومبر۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے کواپریٹو جوٹ مارکیٹنگ کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کمیٹی کواپریٹو انجمنوں کو جوٹ کی خریداری کے لئے ضروری سرمایہ مہیا کرے گی نیز ان کی ضرورت کے مطابق پٹ سن فراہم کرنے کے لئے پٹ سن بورڈ سے رابطہ قائم رکھے گی۔

کراچی۔ ۲۷ نومبر۔ وزارت سندھ کے رکن آغا غلام نبی پٹھان نے اعلان کیا ہے کہ حکومت سندھ ہسپتالوں پر ۴۰ لاکھ روپے خرچ کرے گی۔ ان میں دس لاکھ روپے کی وہ رقم بھی شامل ہوگی۔ جو سکھر میں ایک نیا ہسپتال تعمیر کرنے کے لئے منظور کی جا چکی ہے۔

کشمیر میں ازسرِ نو رضا کار تحریک منظم کرنے کی ضرورت

لاہور ۲۷ نومبر۔ کل کشمیری مہاجرین سے خطاب کرتے ہوئے سردار محمد ابراہیم نے مقبوضہ کشمیر میں خفیہ تحریک منظم کرنے اور اِدھر رضا کاروں کی طرف سے پھر جنگی سرگرمیاں شروع کر دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا۔ اب اقوام متحدہ سے کسی امداد کی توقع فضول ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ایسا لائحہ عمل تیار کریں جس سے پاکستان اور آزاد کشمیر میں رضا کاروں کو فوجی لائنوں پر تربیت دی جا سکے۔ تاکہ مناسب وقت آنے پر وہ دشمن کا قافیہ تنگ کر کے رکھ دیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان عنقریب اندرونی تباہی کا شکار ہونے والا ہے۔ اس کی اندرونی تباہی کے بعد پاکستان اور کشمیر کے رضا کار بھی ہندوستانی فوجوں کو ریاست سے باآسانی نکال سکتے ہیں۔

کراچی کی خبریں

- ایران کا بحری جہاز "بابری" اپنا خیر سگالی کا ایک ہفتے کا دورہ ختم کر کے ایران روانہ ہو گیا۔
- سرحد کے گورنر مسٹر اسمٰعیل چندریگر آج پشاور سے یہاں پہنچ گئے۔
- آج پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمٰن لاہور روانہ ہو گئے۔ آپ وہاں تعلیمی مشاورتی بورڈ کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔
- آج گھریلو صنعتوں کی کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں اس صنعت کے مستقبل کے متعلق مربوط سکیموں پر غور کیا گیا۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۲۸ نومبر ۱۹۵۰ء

الٰہی جماعتیں اور قربانیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالےٰ جس جماعت کو خاص طور پر اپنے کام کے لئے کھڑا کرتا ہے اسکو وہ قربانیوں کا حوصلہ بھی بڑا عطا کرتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسطرح اس کا ایک ایک فرد قربانی کے نشہ سے سرشار رہتا ہے اور باوجود اس کے کہ کفر کی تمام دنیا طاغوتی ہتھیاروں سے مسلح ہو ہو کر الٰہی جماعت کو مٹانے کے لئے اس پر حملے کرتی ہے۔ وہ محض اللہ کی توفیق سے ایسے تمام حملوں کو سینہ سپر ہو کر روکتی ہے اور آخر کفر کو بے ہتھیار کرکے رکھ دیتی ہے جو جماعت اللہ تعالےٰ کی دعوت پر لبیک کہتی ہے اور اس کے کام پر ہاتھ ڈالتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان ہاتھوں کی قوت کئی گنا زیادہ کر دیتا ہے۔ جو جماعت اس کی راہ میں چل کھڑی ہوتی ہے وہ اس کے پاؤں میں بجلیاں بھر دیتا ہے۔ وہ جو کام بھی فی سبیل اللہ کرتی ہے اللہ تعالےٰ اس میں برکت ڈال دیتا ہے۔ اور اگرچہ وہ کام بظاہر نہایت مشکل نظر آتا ہے مگر اللہ تعالےٰ اسکو آسان کر دیتا ہے۔ یہ اسی وقت ہوتا ہے جب کام خالصۃً للہ ہوتا ہے۔ جب جماعت اللہ تعالےٰ پر پورا پورا بھروسہ کرکے اٹھتی ہے۔

یہ ایک قدرتی اصول ہے کہ خواہ کوئی کام ہو جب کوئی شخص یا گروہ اس کے کرنے کے لئے ہمت باندھ لیتا ہے تو ایک حد تک اس کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ اور اس کام میں اس کے لئے آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں کام تو ویسا ہی رہتا ہے فرق صرف اس حوصلہ اس ہمت سے پڑتا ہے جو عزم اور ارادہ کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے یہ ایک عام قدرت کا قانون ہے آجکل مغربی اقوام نے جتنی ترقیاں کی ہیں اسی قانون سے کام لے کر کی ہیں۔ لیکن اس قانون کے حدود مقرر ہیں۔ قانونِ قدرت ایک حد تک جاتا ہے اس قانون کے مطابق طاقت اور کام میں جو نسبت ہے اس سے تجاوز نہیں کیا جا سکتا۔ دس کینڈل کا بلب اتنی ہی روشنی کریگا جتنی کہ قانون قدرت کے مطابق متعین ہو چکی ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ دس کینڈل کا بلب پچاس یا ساٹھ کینڈل کی روشنی دینے لگے۔ اسی طرح دس ہارس پاور کا انجن بیس ہارس پاور کا کام نہیں دے سکتا۔ عام دنیاوی کاموں میں یہ اصول مقرر ہے۔ اس کی خلاف ورزی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جب کوئی انسان یا گروہ کوئی کام پوری طاقت سے کرتا ہے تو وہ اسی حد تک کر سکتا ہے جو عام قانون قدرت کے مطابق اس کی مقرر ہے۔ لیکن جب کوئی شخص یا جماعت اللہ کے لئے کھڑی ہوتی ہے تو اللہ تعالےٰ بسا اوقات اپنی مشیئت سے اس حد کو توڑ دیتا ہے۔ اور اس شخص یا جماعت کی ہمت کا معیار عام معیار سے بلند کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کی جماعت دنیاوی نقطۂ نظر سے چھوٹی ہوتی ہے تو باوجود اس کی مادی حالت کی ظاہری محدودیت کے اللہ تعالےٰ اس کو بڑی بڑی طاقتوں کے مقابلہ میں فتح عطا کرتا ہے۔ ان کی قربانیوں کا معیار عام معیار سے معجزانہ طور پر بلند ہو جاتا ہے اس کا ایک ایک قدم سو سو قدم کے برابر پڑتا ہے اس کا ایک ایک پیسہ سو سو پیسہ پر بھاری ہوتا ہے۔ نہیں اس کے ایک ایک فرد کی جان دشمن خدا کے سینکڑوں افراد سے زیادہ ہوتی ہے۔

بے شک دنیا کے کام کے لئے بھی بعض لوگ بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں نہ صرف مال بلکہ جانیں بھی قربان کر دیتے ہیں۔ مگر ایسی قربانیاں ایک تو نسبتاً کم ہوتی ہیں دوسرے کسی قوم میں دیر پا نہیں ہوتیں چند ہی لوگ قربانیاں کر سکتے ہیں آخر اکتا جاتے ہیں اور ہمت چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ مگر جس جماعت کو الٰہی پیغام کا نشہ چڑھا ہوتا ہے اس کی اکثریت آخر دم تک انتہائی قسم کی قربانیاں کرتی ہے۔ وہ زیادہ استقلال اور زیادہ ہمت کی توفیق رکھتی ہے۔ اور نسلاً بعد نسلٍ اس وقت تک قربانیاں کرتی چلی جاتی ہے۔ جب تک وہ الٰہی نشہ اس کی رگ و پے پر جاری و ساری رہتا ہے۔ جب تک اللہ تعالےٰ کا وہ کام پورا نہیں ہو جاتا جس کے لئے اسکو وہ کھڑا کرتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ
ودین الحق لیظهره علی الدین کله
ولو کره المشرکون

یعنی وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدیٰ اور دین حق دے کر ارسال کیا ہے تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو یہ بات کتنی ہی بڑی معلوم ہو یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے

کتب اللّٰه لاغلبن انا ورسلی

یعنی اللہ تعالےٰ نے یہ لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور کامیاب ہوں گے

اللہ تعالےٰ نے یہ ...

... پہلے بہت چھوٹی ہوتی ہے دشمن اسکو تحقیر سے دیکھتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں جب چاہوں اسے کچل سکتا ہوں۔ لیکن جونہی وہ اس چھوٹی سی جماعت سے ٹکراتا ہے تو اسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا غرور کتنا ناپائدار اور فریب وہ تھا وہ جسکو حقیر سمجھتا تھا جو اس کی دنیاوی آنکھوں کو ایک چھوٹا سا ریت کا ٹیلہ نظر آتی تھی۔ جب اس نے اسے ٹھکرانے کی کوشش کی جب وہ اس سے ٹکرایا تو وہ ایک ٹھوس پہاڑ ثابت ہوئی۔ جس کو وہ ایک ٹھوکر سے اڑا دینا چاہتا تھا اس سے ٹکراتے ہی وہ خود پاش پاش ہو گیا۔ یہ ایک بڑا معجزہ ہوتا ہے۔ یہ عام قانون قدرت کے خلاف نظر آتا ہے۔ عام قانون قدرت تو یہی ہے کہ بڑی طاقت چھوٹی طاقت کو مٹا سکتی ہے مگر اللہ تعالےٰ جب کسی جماعت کو کھڑا کرتا ہے۔ تو یہ قانون اور ہی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے قوانین کے خزانوں میں سے کئی دیگر قوانین کو مجتمع کر دیتا ہے جن میں سے ایک قانون یہ ہے کہ جو قوم اللہ تعالےٰ کے راستہ پر چل نکلتی ہے، اس کا ٹھوس پن معیار سے دس گنا بیس گنا، چالیس گنا حسب ضرورت بڑھ جاتا ہے۔ اور دشمن جو صرف عام قانون قدرت کا ہی قائل ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے ان باریک در باریک قوانین کے سلسلہ سے ناآشنا ہوتا ہے جو اس کی قدرت کے خزانوں میں محفوظ ہوتے ہیں۔ اور بوقت ضرورت اس کی مشیت سے حرکت میں آتے ہیں یہ دیکھ کر ششدر رہ جاتا ہے۔ اس کی ہمت اور بھی پست ہو جاتی ہے۔ لیکن بظاہر وہ اور بھی مادی سامان جمع کرنے لگتا ہے۔ اور اپنی وسعت کے مطابق ہر اس چیز سے کام لیتا ہے جو اس کی دسترس میں ہوتی ہے۔

جب یہودی فقیہیوں اور فریسیوں نے دیکھا کہ وہ مسیح علیہ السلام پر برسرعام ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔ کیونکہ عوام آپ کے کلام سے متاثر ہوتے تھے تو انہوں نے اپنی عقل ہرزہ کار سے کام لینا چاہا انہوں نے یہ تدبیر سوچی کہ عام مجمع میں اس سے ایسا سوال کیا جائے جو دو دھاری تلوار کا کام دے۔ اس لئے انہوں نے حکومت کے ایجنٹوں کو ساتھ لیا اور مسیح علیہ السلام سے برسرعام سوال کیا کہ تو جو اپنے آپ کو یہودیوں کا بادشاہ کہتا ہے اب ہم خراج تجھے ادا کریں یا قیصر کو۔ انہوں نے سوچا تھا کہ اگر وہ کہے گا کہ قیصر کو تو ہم لوگوں سے کہیں گے کہ یہ کیسا بادشاہ ہے جو قیصر کو خراج دلواتا ہے ایسا شخص یہودیوں کا بادشاہ نہیں ہو سکتا اور اگر یہ کہے گا کہ قیصر کو نہیں بلکہ مجھے خراج دو۔ تو ہم حکومت سے اسکو سزا دلوائیں گے۔ دونوں طرح ہمارا ہی کام نکلے گا۔

یہ ایک بہت بڑا عقلی ہتھیار تھا مگر اللہ تعالےٰ کے فرستادہ کی عقل محض صداقت کی وجہ سے ان میاں کی عقل پر بھاری ثابت ہوئی۔ یہودی علماء کو تو صرف اتنا علم تھا کہ آنے والا مسیح بادشاہ ہوگا اور حکومت قیصر کی ہے مگر انہیں یہ علم نہیں تھا کہ اللہ تعالےٰ کا شہزادہ حکومت الٰہیہ ان طریقوں سے قائم نہیں کرتا جن طریقوں سے دنیاوی حکومتیں قائم ہوتی ہیں۔ اس لئے مسیح علیہ السلام نے عقلِ خداداد سے کام لے کر جو جواب دیا وہ یہ تھا کہ قیصر کا قیصر کو دو اور خدا کا خدا کو ادا کرو۔ یعنی اللہ تعالےٰ کے احکام کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالو یہانتک کہ خود قیصر بھی اس سے متاثر ہو جائے۔ اور آخر ادنےٰ سے چڑھتے چڑھتے قیصر تک اللہ تعالےٰ کی سچی حکومت قائم ہو جائے۔ یہودیوں کو علم نہیں تھا۔ مگر مسیح علیہ السلام جانتے تھے کہ ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ تین سو نو سال کے بعد خود قیصر بھی خدا کی بادشاہی میں داخل ہو گیا۔ یہودیوں نے دنیاوی عقل کا پورا پورا ہتھیار چلایا تھا۔ مگر تین سو نو سال بعد دنیا نے جان لیا کہ کس کی عقل بڑی تھی۔ یہودیوں کی یا مسیح علیہ السلام کی جو اسے مسیح علیہ السلام نے دیا بے شک وہ درست تھا مگر اس کے لئے آپ کو عظیم الشان قربانی بھی دینی پڑی۔ آپ کو صلیب کا دکھ اٹھانا پڑا۔ آپ اس صداقت کے لئے ہنس ہنس کر صلیب پر چڑھ گئے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس کی صداقت کو ذرا آنچ نہ آنے دی۔ یہ حوصلہ یہ ہمت وہ تھی جو عام معیار سے بلند اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ حواری جنہوں نے آپ کی گرفتاری کے وقت آپ کو چھوڑ دیا تھا اور صلیب کے وقت آپ کا شاگرد ہونے سے بھی انکار کر دیا تھا یہ عظیم الشان قربانی اور یہ عظیم الشان حوصلہ اور ہمت دیکھ کر خود بھی اسی رنگ میں رنگے گئے اور انہوں نے اور ان کی نسلوں نے تین سو نو سال تک وہ وہ قربانیاں دکھائیں کہ شاید و باید۔ یہانتک کہ اللہ تعالےٰ نے بھی ان کی قربانیوں کی تصدیق ہمیشہ کے لئے جاودانی صحیفہ میں اپنے اعجازی الفاظ میں کر دی ہے۔

مجالس انصار اللہ کیلئے ضروری اعلان

چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے صدر مرکزیہ انصار اللہ ایک لمبی رخصت لیکر سندھ تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ صدر انصار اللہ کے خطوط بعض احباب ان کے نام پر بھیج دیتے ہیں اس طرح بعض اوقات خطوط نام پر ہو سکنے کی وجہ سے تاخیر سے پہنچتے ہیں۔ اس لئے احباب اور عہدہ داران انصار کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے چودھری صاحب موصوف کی جگہ جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے (ناظر اعلےٰ) کو صدر مرکزیہ انصار اللہ مقرر فرمایا ہوا ہے۔ نیز اس امر کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ دفتری خط و کتابت کسی کے نام پر نہیں ہونی چاہیئے بلکہ عہدے کے پتہ پر ہونی چاہیئے۔ ورنہ عہدیدار کے نام پر بھیجے ہوئے خطوط دفتر میں دیر سے پہنچتے ہیں

قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر احمدی تحریک جدید میں حصہ لے تا اسلام کی فتح کے دن وہ اپنے سر کو فخر کیساتھ اونچا کر سکے

تحریک جدید اسلام کے احیاء اور اس کی شوکت اور عظمت کو دوبارہ دُنیا میں قائم کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریک جدید دفتر اول کے سترھویں سال اور دفتر دوم کے ساتویں سال کے آغاز کا اعلان

ربوہ ۲۴ نومبر ۱۹۵۰ء۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج ایمان افروز خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے دفتر اول کے سترھویں سال اور دفتر دوم کے ساتویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔

جماعت احمدیہ کا قیام اسلام کے احیاء اور اس کی شوکت اور عظمت کو دوبارہ دُنیا میں قائم کرنے کے لئے ہے۔ اس مقصد عظیم کو پورا کرنے کے لئے ہر احمدی کی طرف سے اس مقصد کے شایانِ شان قربانی کی ضرورت ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ بیرونی ممالک میں تبلیغ پہلے انبیاء کی جماعتوں کے حالات اور خدا تعالیٰ کی سُنّت کو دیکھتے ہوئے نہایت ضروری اور اہم ہے۔ خدا تعالیٰ کا پیغام بیک وقت زمیندار کی فصل کی بیائی کی تمام ممالک میں پہنچایا جانا ضروری ہے تا ہر ملک میں ابتداء میں جن لوگوں کے لئے سچائی کا قبول کرنا مقدر ہے وہ سچائی کو قبول کر سکیں۔ تحریک جدید اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا گو جماعت پر اس سال ایک عارضی غنودگی کا وقت آیا ہے۔ لیکن غنودگی سے مستثنیٰ صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ مَیں خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کی امید رکھتے ہوئے اعلان کرتا ہوں کہ مخلصین جماعت نئے سال کے وعدے جلد سے جلد بھجوا دیں۔ مغربی پاکستان کے لئے وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ فروری ہوگی۔ لیکن بجٹ کی تیاری کے لئے آمد کا صحیح اندازہ جلد سے جلد معلوم ہونا ضروری ہے۔ اس لئے جماعتیں کوشش کریں کہ وعدوں کی مکمل فہرستیں ۳۱ دسمبر تک مرکز میں پہنچ جائیں۔ حضور نے فرمایا اس دفعہ وعدے کے لئے یہ شرط ہوگی کہ جنہوں نے سابقہ سالوں کے وعدے ادا کر دیئے ہیں یا جن کے ۲۰ فیصدی سے زائد بقایا نہیں۔ صرف ان لوگوں کے وعدے قبول کئے جائینگے۔ باقی احباب کا وعدہ صرف اس صورت میں لیا جائیگا جبکہ وہ تحریراً یہ اقرار کریں کہ وہ سابقہ بقایا اور نئے سال کا وعدہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۱ء تک ادا کر دینگے۔

دفتر دوم کے متعلق حضور نے نوجوانوں کو خصوصیت سے توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ دفتر اول کے مقابلے پر اس دفتر والوں کے وعدے اور وصولی بہت ہی کم ہے حضور نے فرمایا اس دفتر کے وعدے کے لئے آئندہ صرف یہ شرط ہوگی کہ کم از کم پانچ روپے کا وعدہ کیا جا سکتا ہے اور سابقہ سالوں کے وعدے کرنے کی بھی ضرورت نہ ہوگی بلکہ جس سال کوئی شامل ہوگا وہ اس کا پہلا سال شمار کیا جائے گا۔ اور اس طرح اسے آئندہ ۱۹ سال پورے کرنے ہونگے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب کوئی احمدی ایسا نہ رہنا چاہیئے جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو تا جب اسلام کی فتح کا دن آئے تو ہر احمدی فخر کے ساتھ اپنا سر اونچا کر سکے۔ کہ اس کا بھی اس میں حصہ ہے۔

آخر میں جو مخلصین پہلے سے شامل ہیں ان کو توجہ دلاتے ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا کہ اپنے وعدے گزشتہ سال سے اضافے کے ساتھ بھجوائیں۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"احرار کہاں اور کہاں خدمتِ اسلام
ان کو تو فقط نوٹ سے اور ووٹ سے ہے کام" (زمیندار)

(۲)

(از شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی مولوی فاضل)

اب ہم مزید چند شہادتیں پیش کرتے ہیں جن سے صاف پتہ چل جاتا ہے کہ احرار کی ساری جد و جہد اور ساری کوشش محض پیسے کے لئے تھی۔ واضح رہے کہ جن اخبارات سے یہ شہادتیں ہم پیش کرنے لگے ہیں نہ احمدیت کے سخت دشمن تھے اور ہیں اور کسی زمانہ میں احرار کے ان کی احمدیت دشمنی کی بنا پر بڑے مداحوں میں سے تھے۔

"مسلم سے تعلق نہیں بس پیسے کی ہے یار — یہ مجلس احرار
ملت کی ہے پروردہ مگر بندۂ سرکار — یہ مجلس احرار
جو عقل کا اندھا ہو، یہ ہو گانٹھ کا پورا — ہے نیک وہ بندا
مانگے جو حساب آپ سے وہ لائق بیزار — یہ مجلس احرار
بھولے سے کسی نے جو کسی بات سے ٹوکا — بھناتے ہیں لوکا
"مرزائی" وہیں اس کو بنا دیتی ہے سرکار — یہ مجلس احرار
ناموس پیمبر کی حفاظت پہ جو ڈٹ جائے — میدان میں کٹ جائے
اس زندۂ جاوید کو کہتی ہے غلط کار — یہ مجلس احرار
روٹی تو کما کھائے کسی طور مجھندر — خواہ پوجے مندر
مسجد اگر ہوتی ہے تو گانے دو مسمار — یہ مجلس احرار
چندے میں کمی ہو تو نکلتے ہیں بخاری[1] — جیسے کہ مداری
اسٹیج پہ آ رقص کا گرماتے ہیں بازار — یہ مجلس احرار
احرار کی ڈفلی کی بڑے دے کے یہی گت — مل جائے وزارت
اس دور میں بن جائیں ذرا ہم بھی تو زردار — یہ مجلس احرار"

(روزنامہ سیاست لاہور مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۳۵ء)

"احرار کہاں اور کہاں خدمتِ اسلام
چندے کی انہیں فکر لگی ہے سحر و شام
یہ شیخ یہ مولانا یہ سید یہ میاں جی
سب پیٹ کے بندے ہیں انہیں چندے سے ہے کام
جمع ہوں جہاں چند غلامانِ محمد
نازل ہوئے چندے کیلئے صورتِ الہام
جب وقت مصیبت کا پڑا قوم پہ آ کر
اور چھا گئی ہر سمت قیامت کی سیاہ شام
یہ "خادمِ ملت" یہ "غلامانِ محمد"؟
خاموش کھڑے تکتے رہے صورتِ اصنام
اب روٹ کی خاطر یہ تگ و دو بھی عبث ہے
بہتر ہے کہ دنیا سے مٹا ڈالیں ترا نام
سرکار کی چوکھٹ پہ کبھی ہو ناصیہ فرسا
ہندو سے کبھی لیگ سے کانگرس سے ہو نامہ و پیغام
اسلام نوازی کا اٹھا چہرے سے پردہ
اب منہ کو چھپانے کی نہ کر کوشش ناکام
دنیا میں بہت چندے کی خاطر کی تگ و دو
بہتر ہے کہ اب گوشۂ تربت میں کرو آرام
ہاتھوں میں نہ رہے ساغرِ کوثر کی بجائے
میخانۂ انگریز کا ہے ٹوٹا ہوا جام
واقعہ کسی شاعر نے یہ کیا خوب کہا ہے
احرار کا اسلام ہے سرکار کا اسلام"

(سیاست ۱۷ اگست ۱۹۳۵ء)

"گو قوم ہے بیزار وزارت تو ملے گی
خوشنودیٔ سرکار کی عزت تو ملے گی
مسجد کے عوض سکھوں سے دولت تو ملے گی
جو قوم پہ جاں دے اسے کہتے ہیں غلط کار۔ احرار ہوشیار
لیڈر نہیں احرار تو ہیں پیٹ کے بندے
لے آئے ہیں لاہور میں ان کو یہی دھندے
کیا فکر معاش ان کو کہ مل جاتے ہیں پیسے
پیسوں کیلئے کیوں نہ ہوں سکھوں کے طرفدار۔ احرار ہوشیار
کہتے ہیں کہ مل جائے کسی طرح وزارت
عزت ہے حکومت میں حکومت میں ہے عزت
کیوں مفت میں لیں مول اسیری کی مصیبت
خالق کے عوض آج ہیں پیسے کے پرستار۔ احرار ہوشیار
بیتاب ہیں اب قوم سے ملتے نہیں چندے
چھپیں کسے رو جا کے چلائیں کہاں رندے
مجبور ہیں حالات سے سرکار کے بندے
فرماتے ہیں ہیں قوم میں افلاس کے آثار۔ احرار ہوشیار"

(سیاست ۱۹ اگست ۱۹۳۵ء)

"گھومتی پھرتی ہے موٹر کار چندے کے لئے
بج رہا ہے مصر کا بازار چندے کے لئے
ہو رہے ہیں دوستوں پہ وار چندے کیلئے
سن رہے ہیں قوم کے غمخوار چندے کیلئے
نارِ دوزخ پر زباں اک بار بھی کھلتی نہیں
لب کشا ہوتے ہیں وہ ہر بار چندے کیلئے
کون شئی باقی ہے ان ہندی مسلمانوں کے پاس
جائیں گے وہ اب سمندر پار چندے کے لئے
دیکھتا ہوں گیسوئے لیلائے آزادی کے پیچ
بن گئے خورد و کلاں احرار چندے کے لئے
جیل کی قدغن کو خاطر میں کہاں لاتے ہیں یہ
پھاند جائیں چین کی دیوار چندے کے لئے
پیچھے پیچھے طائفہ اللہ اکبر بر زباں
آگے آگے طائفہ سالار چندے کے لئے
ٹھوکریں کھا کھا کے گئے ہیں آج اک دو مولوی
دور آ جائیں گے کل دو چار چندے کے لئے
ساحلِ ستلج[2] پہ عرسِ پیر میخانہ ہے آج
ہو رہے ہیں جمع کچھ میخوار چندے کے لئے
دیکھتا ہوں شام تک شہر قیادت میں یہی
پھر رہے ہیں ایک دو بے کار چندے کے لئے
کیا کہوں احوال اربابِ سیاست ہم نشیں
چل رہی ملک میں تلوار چندے کے لئے"

(سیاست ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء)

"کس منہ پہ کبھی بات کی ہوتی ہے برائی
دولت جو میاں تم نے مکانوں میں لگائی
چندے کی رقم تھی یا پسینے کی کمائی
اس وجہ سے بیزار ہوئی تم سے خدائی
حق تلفی پہ حق بات کو حقدار کہیں گے
غدار کہیں گے تمہیں غدار کہیں گے
کس طرح سے اب چھوڑ دیں یہ قوم کا پیچھا
بن چندے کے کس طرح سے پرستا ہے کیا
کیونکر نہ قوی ان کے ہوں اعضاء رئیسا
کھاتے ہیں خدا جانے یہ کس چکی کا پیسا
تم لاکھ مناؤ تو ہم چار کہیں گے
غدار کہیں گے تمہیں غدار کہیں گے
فطرت کی نئی چال ہے ترکیب کے پھندے
پھنس جاتے ہیں پھر بھی کئی اللہ کے بندے
مجبوری و لاچاری سے دے دیتے ہیں چندے
تبلیغ کے پردے میں ہیں سب پیٹ کے دھندے
دل میں یہ "مجاہد" کے خریدار کہیں گے
غدار کہیں گے تمہیں غدار کہیں گے"

(سیاست ۲۶ ستمبر ۱۹۳۵ء)

مندرجہ بالا شہادتوں سے قارئین کو اچھی طرح پتہ چل گیا ہوگا کہ احرار کا مقصد مسلمانوں سے غداری کرنے میں دیر کیا احمدیت کے خلاف محاذ قائم کرنے میں محض پیسے بٹورنا اور چند سیٹیں اسمبلیوں میں حاصل کرنا تھا جس کام میں بھی انہوں نے ہاتھ ڈالا اس میں نقطۂ نظر یہی تھا کہ کسی طرح چند پیسے حاصل ہو جائیں۔

مخالفت بری چیز نہیں اگر مخالفت کسی اصول کو سامنے رکھ کر کی جائے۔ دلائل کے زور سے اپنی باتوں کو منوانے کی کوشش کی جائے۔ تو ایسی مخالفت امت کے لئے رحمت ثابت ہوتی ہے جیسا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اختلاف امتی رحمۃ لیکن جہاں مخالفت کا مقصد اصول کو نظر انداز کر کے دلائل و براہین کی بجائے گالیوں کا طومار باندھ کر گندگی اور متانت کو ہاتھ سے دے کر محض پیسہ کمانا ہو تو ایسا اختلاف رحمت کی بجائے زحمت ثابت ہوتا ہے۔ اس طرح قوم بد اخلاقی کے اتھاہ غار میں جا پڑتی ہے اور دنیا کے سامنے اپنا مقام۔ حیثیت اور عزت بالکل کھو دیتی ہے۔

آج بظاہر احرار نے سیاسیات سے بے تعلقی کا اظہار کر کے تبلیغ اسلام کے پردے میں تخریب اسلام یعنی مخالفت احمدیت شروع کر دی ہے اپنے آپ کو وہ ملک و قوم کا بڑا ہمدرد ظاہر کرتے ہیں اور بظاہر اس کے غم میں گھلے جاتے ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ سب ڈھونگ اس لئے رچایا جا رہا ہے کہ کہیں سے کچھ پیسے حاصل ہوں یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ پاکستان کی مخالفت کرکے اور ہر قومی کام میں غداری کرنے کی وجہ سے احرار مسلمانوں میں مقہور اور ذلیل ہو چکے تھے سیاسیات میں کوئی انہیں اپنا رہبر دیکھنے کا روادار نہ تھا جب انہوں نے دیکھا کہ اس طرح ہم بھوکے مر رہے ہیں اور ہمارے پیٹ خالی ہیں تو مسلمانوں کی روایتی سادہ لوحی سے کام لیتے ہوئے جھٹ اعلان کر دیا کہ ہم سیاسیات کی خار دار جھاڑیوں میں الجھنا نہیں چاہتے۔ اب ہماری سرگرمیاں صرف تبلیغ اسلام تک محدود رہیں گی۔ اس بات کی توان کو قیامت تک توفیق نہیں مل سکتی کہ غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کریں۔ دور جانا تو بڑی بات ہے اپنے ملک کے اندر جو عیسائی اور ہندو موجود ہیں ان تک بھی اسلام کا پیغام پہنچانے کی ان میں سکت نہیں۔ کیونکہ وہاں خون پسینہ ایک کرنا پڑتا ہے۔ بخلوص دلائل سے کام لینا پڑتا ہے۔ اسلامی اخلاق کا صحیح نمونہ دکھانا پڑتا۔ مگر کہاں احرار اور کہاں یہ باتیں؟ ان کو تو ان سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ البتہ احمدیت کی مخالفت ایک نہایت سستا اور نفع مند سودا ہے اس لئے تبلیغ اسلام کا نام لے کر احمدیت کے خلاف ہنگامہ برپا کر دیا اور اس طرح اپنے حلوے مانڈوں کا سامان کرنے لگے۔

یہ بھی ناممکن تھا کہ وہ احرار جنہوں نے پاکستان کی مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ پاکستان بننے کے بعد اس کے وفادار شہری بن کر رہتے۔ یہ فطرتی بات ہے کہ وہ اشخاص جنہوں نے پاکستان کے بننے سے پہلے اس کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا تھا اور دشمنوں سے مل کر اس کو ناکام بنانے میں اپنی پوری طاقت صرف کر دی تھی ان میں ایک رات کے اندر اندر ہرگز ایسا تغیر نہیں آ سکتا تھا کہ پاکستان بنتے ہی وہ اس کے سب سے بڑے محافظ بن جاتے اور جس چیز کو وہ سراسر غیر اسلامی سمجھتے تھے وہ ان کے نزدیک ایک ہی دن میں مسلمانانِ ہند کی متحدہ کوشش کا ثمرہ بن جاتی۔ یقیناً احرار پاکستان بننے کے بعد بھی اس کے ویسے ہی مخالف ہیں جیسے اس کے بننے سے پہلے تھے۔ لیکن چونکہ وہ اب اپنی مخالفت کو برملا ظاہر نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہوں نے خفیہ طور پر اس کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کر دیں اور ظفر اللہ خاں کو ہدفِ ملامت بنا کر در پردہ حکومت

(باقی صفحہ ۷ پر)

[1] عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری۔

[2] مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کا وطن لدھیانہ دریائے ستلج کے قریب واقع ہے

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب صدر مجلس احرار اسلام کا لقب ہے۔ (سیاست)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مسلم حکومت کی اطاعت اور مسلمان علماء

احراری لیڈر اپنے اسٹیج پر علاوہ دیگر اعتراضات کے ایک یہ اعتراض بھی بڑی شد و مد سے کیا کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ حکومت برطانیہ کی اطاعت کرتی چلی آئی ہے حالانکہ غیر مسلم بادشاہ کی اطاعت از روئے اسلام ممنوع امر ہے قطع نظر اسکے کہ احراری لیڈروں کا یہ اعتراض قرآن مجید اور احادیث نبویہ پر عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر غیر مسلم بادشاہ کی اطاعت از روئے تعلیم اسلام منع ہے تو پھر ان تمام مسلمانوں کی نسبت احراری لیڈروں کا کیا فتویٰ ہے۔ جو مدتوں تک انگریزی حکومت کی غلامی میں رہے اور ان کے ذمہ دار لیڈر برابر حکومت برطانیہ کی مدح سرائی کرتے رہے اس سلسلہ میں کچھ عرصہ ہوا ہم نے "اعتراض کیسا؟" کے زیر عنوان مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولوی ظفر علی خاں صاحب آف "زمیندار" وغیرہ مولوی صاحبان کے بعض حوالجات ہدیہ ناظرین کئے تھے۔ آج بھی ہم دو "مقتدر" ہستیوں کے بیانات درج کرکے احراری لیڈروں سے دریافت کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک یہ صاحبان کس فتویٰ کے مستحق ہیں۔

جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی مشہور حنفی عالم تحریر فرماتے ہیں:۔

"...... جو حکومت مسلمانوں کے مذہبی شعائر میں پوری آزادی دیتی ہے ان کے جان و مال و آبرو کی محافظ ہے، قرآن اور رسول کی بے حرمتی کو قانوناً جرم قرار دیتی ہے بیت اللہ اور بیت الرسول کی زیارت سے نہیں روکتی اس کے ساتھ ترک تعلقات کیسے واجب ہو سکتا ہے"

(منقول از کلمۂ حق صفحہ ۲۱ و ۲۲ شائع کردہ مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی)

اسی طرح شیعہ حضرات کے "مجتہد العصر والزمان" مولوی سید علی الحائری صاحب اندرون موچی دروازہ کوچہ شیعیان لاہور میں ۲۴ر جنوری ۱۹۲۳ء کو تقریر کرتے ہوئے خاتمہ پر فرماتے ہیں کہ

"آپ لوگوں کا فرض ہے کہ اس مذہبی آزادی کے قیام و دوام کے لئے صدق دل سے آمین کہیں کیونکہ فی الحقیقت آپ بہت ہی ناشکرگزار ہوں گے۔ اگر آپ اس کا اعتراف نہ کریں کہ ہم کو ایسی سلطنت کے زیر سایہ ہونے کا فخر حاصل ہے جس کی عدالت اور انصاف پسندی کی مثال اور نظیر دنیا کی کسی اور سلطنت میں نہیں مل سکتی فی الواقع بادشاہ وقت کے حقوق میں ایک اہم حق یہ ہے کہ رعایا اپنے بادشاہ کے عدل و انصاف کے شکرگزاری میں ہمیشہ رطب اللسان رہیں اس میں بھی حضور پیغمبر اسلام کی تاسی مسلمانوں کو لازم ہے کہ آپ نے بھی نوشیروان عادل کے عہد سلطنت میں ہونے کا ذکر مدح اور فخر کے رنگ میں بیان کیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ حضور کی تاسی میں مسلمان اس مبارک مہربان منصف اور عدل گستر برطانیہ عظمیٰ کی دعاگوئی اور ثناجوئی کریں اور اس کے احسانوں کے شکرگزار رہیں غور کرو کہ تم اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے کیونکر بے خوف و خطر پوری آزادی کے ساتھ آج سر میدان تقریریں اور وعظ کر رہے ہو اور کس طرح ریل۔ ڈاک۔ تار اور دیگر ہر قسم کے سامان جن سے تبلیغ کی مشکلات میں بہت کچھ آسانیاں حاصل ہوئیں اس مبارک اور مسعود عہد میں ہمیں میسر آئے ہیں جو پہلے کبھی کسی حکومت میں موجود نہ ہوئے تھے۔ اسی ہندوستان میں گذشتہ غیر مسلم سلطنتوں کے عہد میں یہ حالت تھی کہ مسلمان اپنی مسجدوں میں اذان تک نہیں کہہ سکتے تھے اور باتوں کا تو ذکر ہی کیا ہے اور حلال چیز کے کھانے سے روکا جاتا تھا کوئی باقاعدہ تحقیقات نہ ہوتی مگر یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہم ہندوستان میں ایسی مبارک مہربان سلطنت کے تحت عدالت و انصاف ہیں کہ وہ ان تمام عیوب اور خود غرضیوں سے پاک ہے جس کو مذاہب کے اختلاف سے کوئی بھی اعتراض نہیں ہے اور جس کا قانون ہے کہ سب مذاہب آزادی کے ساتھ اپنے مذاہبی فرائض کو ادا کریں لہذا اس سلطنت (برطانیہ عظمیٰ) کے وجود و بقا اور قیام و دوام کے لئے تمام احباب دعا کریں اور اس کے ایثار کا جو وہ اہل اسلام اور خاص کر شیعوں کی تربیت میں بے دریغ مرعی رکھتی ہے ہمیشہ صدق دل سے شکرگزار ہوں اور اسکے ساتھ دل سے وفادار رہنا اپنا شعار بنائیں اور ان کے خلاف جلسوں اور مظاہروں میں شریک اور معین ہونے سے قطعاً احتراز کریں۔ (موعظۂ تقیہ صفحہ ۲۳ و ۲۴)

پھر آپ ایک دوسرے لیکچر کے خاتمہ پر فرماتے ہیں کہ

"برطانیہ عظمیٰ کی برکات کا اعتراف کرتے ہوئے شیعیان ہندوستان کی طرف سے دلی خلوص اور وفاداری کا اظہار کرتا ہوں اور اعلیٰ حضرت شہنشاہ معظم جارج پنجم خلد اللہ سلطانہ و ملکہ کی سلامتی اور اقبال کی دعا پر اس مبارک جلسہ کو برخاست کرتا ہوں" (آمین) (موعظۂ مباہلہ صفحہ ۶۸)

ہم اس امر کے شدید منتظر ہیں کہ احرار کے امیر شریعت مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب اور دیگر زعمائے احرار جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اور جناب مولوی سید الحائری صاحب کی نسبت اخبار "آزاد" میں کیا فتوے شائع فرماتے ہیں نیز "تبلیغی کانفرنسوں" میں ہر دو کے متعلق کس قسم کا پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ کیونکہ اسی امر کی بنا پر وہ آئے دن جماعت احمدیہ کے خلاف اپنے پبلک لیکچروں میں عوام مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی ناکام سعی کرتے رہے ہیں۔ انصاف! انصاف!! انصاف!!!

جہاد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں نہایت وضاحت کے ساتھ اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ چونکہ فی زمانہ وہ شرائط نہیں پائی جاتیں۔ جن کے پائے جانے سے اسلام نے جہاد بالسیف کا حکم دیا ہے۔ اسلئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ مذہب کے نام پر تلوار نہ اٹھائیں ہاں اگر کسی وقت جہاد بالسیف اپنی شرائط کے ساتھ کرنا پڑے تو پھر مسلمانوں کا حق ہے کہ وہ غیر قوموں کا مقابلہ کریں۔ لیکن موجودہ اوقات میں آپ نے بتلایا کہ سب سے بڑا جہاد اپنے نفس کی اصلاح اور تبلیغ دین ہے

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد پر زمانہ حال کے علماء خصوصاً احراری مولویوں نے بڑا شور و غل مچایا اور عوام مسلمانوں کو یہ مغالطہ دیا کہ گویا آپ نے اسلام کے صریح حکم کو منسوخ قرار دے کر اسلام کی (نعوذ باللہ) ہتک کی ہے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے علماء کی اس پیدا کردہ غلط فہمی کو بارہا دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور متعدد بار بتلایا جا چکا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے جن وجوہات کی بنا پر جہاد بالسیف کی مخالفت فرمائی ہے اس میں آپ منفرد وجود ہی نہیں ہیں بلکہ آپ کے ساتھ اس زمانہ کے بعض اکابر علماء بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے اپنے اخبارات اور رسالہ جات میں صراحتاً لکھا ہے کہ فی الحقیقت زمانہ حاضرہ میں جہاد بالسیف کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اسکے لئے جو شرائط پائی جانی ضروری ہیں۔ وہ موجودہ زمانہ میں موجود نہیں ہیں۔ لیکن احراری لیڈروں کو تو محض اعتراض کرنے سے غرض ہے نہ کہ حق و انصاف سے۔ اسلئے وہ برابر جماعت احمدیہ کے خلاف مذکورہ بالا غلط فہمی پھیلائے جا رہے ہیں۔

ہم اسوقت باانصاف قارئین کی توجہ کے لئے رسالہ "مولوی" دہلی سے ایک حوالہ درج کرتے ہیں۔ جس سے جماعت احمدیہ کے مسلک کی صاف طور پر تائید ہوتی ہے۔

لکھا ہے کہ:۔

"جہاد بالسیف تو نہ ہندوستان کے لئے موزوں ہے اور نہ اسکی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کا جہاد اسوقت یہی ہے کہ وہ سب قوم کے مفاد کے لئے متحد اور ایک آواز ہو جائیں اور اس سلسلہ میں اپنے کسی ذاتی مفاد و معیار کی پرواہ نہ کریں معاہدہ کریں تو متفقہ دوستی کریں تو متفقہ ملیں تو متفقہ مسلمانوں کے اندر جو خامیاں اور کمزوریاں ہیں۔ انہیں دور کرنے کی سعی کریں اور جو امور ان میں طاقت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ ان سے انہیں مسلح کر دیں اس وقت سب سے بڑی ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمانوں میں اتحاد یکجہتی پیدا کی جائے انہیں سولیوں کی یلغار سے بچایا جائے ان میں تجارتی روح پیدا کرکے مالی اور اقتصادی طور پر انہیں مضبوط بنایا جائے۔ مراسم قبیحہ کا انسداد کیا جائے انہیں سچا مسلمان بنانے کی کوشش کی جائے۔

اس زمانہ میں ہندوستان کے اندر مسلمانوں کے جہادی کام یہی ہیں ان خدمات کا ثواب بھی وہی ملے گا جو جہاد میں ملتا ہے۔ وقت کا جہاد یہی ہے مسلمانو! اگر زندہ رہنا ہے تو اٹھو اور قوم کی خدمت کے لئے خود کو وقف کر دو"

(رسالہ "مولوی" جلد ۲۱ نمبر ۳ صفحہ ۴)

یہ حوالہ کسی مزید تشریح کا محتاج نہیں اسکے پڑھ لینے کے بعد کوئی متعصب سے متعصب انسان ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کر سکتا ہے کہ آپ نے موجودہ زمانہ میں جہاد بالسیف کی کیوں مخالفت فرمائی جب بقول رسالہ "مولوی" "جہاد بالسیف تو نہ ہندوستان کے لئے موزوں" تھا اور نہ اسکی ضرورت" تھی تو پھر ایسی صورت میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کیونکر اپنی جماعت اور دیگر مسلمانوں کو جہاد بالسیف کی تلقین فرماتے جس چیز کی ضرورت تھی اس میں نہ صرف آپ نے اپنی زندگی وقف کر دی بلکہ بفضلہ تعالیٰ آپ کی قائم کردہ جماعت بھی اس میدان میں افواج باطلہ کے مقابل پر سینہ سپر ہے پس کسی احراری لیڈر کا اعتراض کرنا محض عبث ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۲۸۰۵: میں چوہدری سلیمان ولد چوہدری کریم بخش صاحب ساکن چک ۷۶ ب ستوکے گوجرہ ڈاکخانہ اوڈاں والہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ جون ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ پاکستان میں میرے نام بطور عارضی پانچ کیلہ زمین الاٹ ہوئی ہے۔ اور ایک بھینس قیمتی -/۲۲۵ روپیہ ہے۔ میں مذکورہ بالا زمین کی آمد اور بھینس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی مزید جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ میری وصیت حاوی ہوگی۔
العبد:۔ نشان انگوٹھا سلیمان چک ۷۶ ب ستوکے گوجرہ ڈاکخانہ اوڈاں والہ ضلع لائل پور
گواہ شد:۔ محمد الدین کارکن دفتر وصیت ربوہ
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۲۸۱۲: میں اعجاز قدیر ولد فضل دین صاحب عمر تقریباً ۲۲ سال سکنہ ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ صرف ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ -/۱۶۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔
العبد۔ اعجاز قدیر رائل پاکستان ایئر فورس ڈرگ روڈ کراچی۔ گواہ شد۔ صوبیدار محمد حسین احمدی کوارٹر نمبر ۳۵ آرڈیننس سٹیٹ ڈرگ روڈ کراچی
گواہ شد۔ مبارک علی مسجد احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی

وصیت ۱۲۸۱۶: میں عطاء اللہ ولد میاں اللہ دتہ صاحب ساکن بوڑانوالہ ڈاکخانہ جاجا گھسیٹ پور ضلع گجرات عمر ۲۳ سال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ جنوری ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ [illegible] پانچ کنال زمین اور ایک مکان مالیتی تقریباً چار صد روپیہ [illegible] پانچ بھائیوں اور دو بہنوں کی مشترکہ ملکیت ہے۔ [illegible] اپنے حصہ [illegible] ماہوار آمد مبلغ [illegible] کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ [illegible] کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد۔ عطاء اللہ ولد اللہ دتہ صاحب [illegible]
گواہ شد۔ ملک صلاح الدین [illegible] سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت ۱۲۸۲۰: میں حسن بی بی بیوہ غلام محمد صاحب مرحوم سکنہ محمود ڈاکخانہ چک بیلی خان ضلع کیمبل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ مارچ ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے محترم خاوند وفات پاچکے ہیں۔ میرے پاس اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ البتہ سرپرست۔ میرے بیٹوں کے پاس میرا مبلغ یکصد پینتیس -/۱۳۵ روپیہ نقد موجود ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے پاس کی موجودہ رقم مندرجہ بالا کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۱۳/۸ روپیہ نقد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکورہ ہوگی۔
الامۃ:۔ مسماۃ حسن بی بی بیوہ غلام محمد صاحب مرحوم نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ حیات بخش ولد غلام محمد نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ میراں بخش ولد کریم بخش سیکرٹری مال نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ محبوب عالم ولد احمد خان [illegible] محمود

وصیت ۱۲۸۲۱: میں عبد الحکیم اطہر ولد چوہدری محمد مراد صاحب سکنہ کبیروالہ ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان عمر ۲۲ سال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ستمبر ۱۹۵۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک کنال زمین جس کے اندر پختہ مکان ہے۔ قیمتی ایک ہزار روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ مبلغ -/۸۲ روپیہ اس وقت ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ہوگی۔ اور اگر کوئی روپیہ اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔
العبد: عبد الحکیم بی۔ اے۔ منشی فاضل ٹیچر ڈی بی ہائی سکول کبیروالہ۔ گواہ شد:۔ خاکسار سید دیانت شاہ انسپکٹر وصایا تحصیل کبیروالہ الملتان
گواہ شد:۔ شیخ نور الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کبیروالہ قلم خود۔

وصیت ۱۲۸۳۳: میں اقبال بیگم اہلیہ شیخ گلزار محمد صاحب ساکن شیخوپورہ شہر عمر ۱۸ سال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ حق مہر -/۶۰۱ روپیہ جو خاوند محترم سے وصول پا لیا ہوا ہے۔ زیورات [illegible] قیمتی -/۶۰۱ [illegible] حصہ [illegible] اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔
الامۃ:۔ اقبال بیگم قلم خود گواہ شد:۔ شیخ گلزار محمد قلم خود۔ گواہ شد:۔ حکیم عمر الدین احمد
گواہ شد:۔ احمد علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ

وصیت ۱۲۸۳۴: میں رشید احمد ولد غلام محمد صاحب [illegible] بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ مئی ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد قادیان محلہ دار الرحمت میں ایک مکان جو میرے پاس رہن ہے۔ جو مبلغ -/۳۲۰۰ روپیہ۔ ایک ہزار روپیہ کی سفید زمین [illegible] ایکڑ [illegible] متصل ریتی چھلہ [illegible] -/۱۶۵۰ روپیہ کا۔ یہ جائیداد مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ [illegible] حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لیکن اس وقت -/۲۶۰ روپیہ کا مقروض ہوں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد مبلغ -/۵۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔
العبد۔ رشید احمد۔ گواہ شد۔ [illegible] سیکرٹری مال سیالکوٹ
گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۲۸۳۸: میں فاطمہ صدیقہ زوجہ شیخ کرم دین صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال سکنہ ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ مارچ ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ میرے پاس سونے کی بالیاں ۱/۲ تولہ اور کلپ وزنی [illegible] ماشہ مالیتی [illegible] -/۱۰ روپیہ ہے۔ علاوہ ازیں میرے حق مہر کی رقم ایک ہزار روپیہ بھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔
الامۃ:۔ فاطمہ صدیقہ اہلیہ شیخ کرم دین ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد:۔ شیخ کرم الدین خاوند موصیہ
گواہ شد۔ [illegible] نظارت بیت المال۔

وصیت ۱۲۸۲۸: میں کے۔ محمد کوبخی ولد کوبخی احمد قوم مالاباری پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال ساکن Beach St. ڈاکخانہ لابوان Labuan، بی۔ این بورنیو۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ فروری ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری آمدنی -/-/۱۰۰ ڈالر ماہوار مطابق ۱۰۷/۲/- روپے اس آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اور میری وفات پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ موجودہ جائداد کوئی نہیں۔ العبد:۔ کے محمد کوبخی
گواہ شد:۔ خاکسار ڈاکٹر بدر الدین احمد۔
گواہ شد:۔ محمد زہدی فضلی مبلغ شمالی بورنیو

وصیت ۱۲۸۲۹: میں کے۔ سی مدین کوبخی ولد عبد القادر صاحب کوبخی قوم مالاباری عمر ۲۶ سال Beach St. ڈاکخانہ Labuan لابوان، بی۔ این۔ بورنیو۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ فروری ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ماہوار تنخواہ -/۶۰/۱۰ S/ ڈالر ہے۔ مطابق ۶۴/۵/- روپے۔ اس تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتا ہوں اور میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ موجودہ وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ العبد:۔ کے۔ سی میدین کوبخی
گواہ شد:۔ ڈاکٹر بدر الدین احمد: گواہ شد:۔ محمد زہدی فضلی مبلغ شمالی بورنیو۔

وصیت ۱۲۸۳۹: میں محمد حسین ولد عطا محمد صاحب ساکن چارکوٹ حال کیمپ کالا بارک ۴۳ چک جبال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ جولائی ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ کیونکہ ہم وطن سے ہجرت کر کے کیمپ کالا میں مقیم ہیں۔ میری اس وقت ماہوار آمدنی -/۳۰ روپیہ ہے۔ اور ایک عدد سنگر مشین سیکنڈ ہینڈ جس کی قیمت یکصد روپیہ نقد جمع ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں میری وفات کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔
العبد:۔ محمد حسین موصی ولد عطا محمد حال مقیم کیمپ کالا ضلع جہلم۔ گواہ شد:۔ نذیر احمد ولد دیوا فضلی
گواہ شد:۔ فضل احمد ولد منگتہ خان

تعلیم الاسلام کالج اکنامکس سوسائٹی لاہور

مندرجہ ذیل طلباء اکنامکس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کے سال رواں کے عہدیداران چنے گئے۔

پریذیڈنٹ:۔ محبوب احمد ملک فورتھ ائیر
وائس ،، :۔ رانا قمر حسین تھرڈ ائیر
سیکرٹری:۔ انور کمال شیخ۔ سیکنڈ ائیر
اسسٹنٹ سیکرٹری:۔ یعقوب احمد حجہ فسٹ ائیر
چوہدری عزیز احمد تھرڈ ائیر، مبشر لطیف احمد سیکنڈ ائیر
محمود نیر سیکنڈ ائیر اور مظفر محمود فسٹ ائیر اس کی مجلس عاملہ کے ممبر ہیں۔ (سیکرٹری اکنامکس سوسائٹی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوشخبری

جرمن سائیکل "کورڈز" CORDES پہنچ گئے

طویل انتظار کے بعد یہ جرمن سائیکل جو ساخت اور مضبوطی میں مارکیٹ کے کسی سائیکل سے کم نہیں، پہنچ گئی ہیں۔ مضبوطی کے علاوہ اس میں نفیس گھنٹی۔ پمپ۔ پیچھے سرخ شیشہ۔ عمدہ گدی (بمعہ اوزار و بٹوا) بھی موجود ہے۔

جن احباب نے ہمارے گذشتہ اعلانات پر روپے پیشگی جمع کرائے ہوئے ہیں۔ وہ اپنی بقیہ رقم ادا کر کے فوراً سائیکل منگوالیں۔ ایڈوانس ادا کردہ احباب کو یہ سائیکل صرف ۱۱۵/- روپے میں ملے گی۔ نئے خریدار حضرات ۱۲۵/- روپے روانہ کر کے فوراً یہ سائیکل منگوالیں۔

وکیل التجارت تحریک جدید جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس ۲۳۶ لاہور

بقیہ صفحہ ۲ احرار کہاں اور کہاں خدمت اسلام

اسلئے انہوں نے خفیہ طور پر اس کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کریں اور ظفر اللہ خاں کو ہدف ملامت بنا کر درپردہ حکومت پاکستان اور قائد اعظم پر حملے شروع کر دیئے ان باتوں کی تفصیل آپ "الفضل" کے گذشتہ شماروں میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ کیا یہ تعجب انگیز بات نہیں کہ افغان گورنمنٹ جو الزامات پاکستان پر لگاتی ہے۔ بعینہ وہی الزامات احرار بھی جماعت احمدیہ کو سامنے رکھ کر حکومت پر لگا رہے ہیں کیا اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ دراصل احرار کا تعلق دشمن پاکستان عناصر سے ہے اور یہ ان کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔ احرار کی گذشتہ تاریخ کو دیکھتے ہوئے اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بھلا جو اشخاص ہر موقعہ پر اپنے پیسوں کی خاطر مسلمانوں کو ان کے دشمنوں کے ہاتھ میں بیچ دینے سے دریغ نہ کریں اور مصیبت پڑنے پر ان کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے سے باز نہ آئیں ان سے یہ بات کس طرح بعید ہو سکتی ہے کہ وہ پاکستان کو دشمنوں کے ہاتھوں میں بیچنے کی کوشش نہ کریں گے اور ملک کے باشندوں میں فتنہ و فساد برپا کر کے مملکت کو تباہ و برباد کرنے کی ناپاک سعی سے باز آجائیں گے۔

مسلمان بڑے سادہ لوح ہوتے ہیں وقت گذرنے پر ان کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کون قوم کی خدمت میں پیش پیش رہتا تھا اور کس نے قوم سے ہمیشہ غداری کرنے میں نام پیدا کیا ہوا ہے وہ جھٹ غداروں کو اپنے سینہ سے لگانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور ان کی گذشتہ کارگذاریاں کو فراموش کر دیتے ہیں ہم ان کی خدمت میں اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ معاصر زمیندار ۱۷ اگست ۱۹۳۵ء کے الفاظ میں عرض کرتے ہیں۔

اے اہل وفا قوم کے غدار نہ ہونا
مٹ جانا مگر شامل احرار نہ ہونا
بیگانۂ قربانی و ایثار نہ ہونا
گفتار ہی رہنا کبھی کردار نہ ہونا

احرار کہاں اور کہاں خدمت اسلام
ان کو تو فقط نوٹ اور ووٹ سے ہے کام

درخواست ہائے دعا

چوہدری محمد کرامت اللہ صاحب آف ملار ڈیڈیو کراچی کی صاحبزادی امۃ الحی آٹھ دن سے گلے کی تکلیف سے بیمار ہے۔ تمام بہن بھائی بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ (شیخ جمیل احمد رشید)

(۲) خاکسار کے والد مکرم میاں حسن دین صاحب بعارضہ بندش پیشاب تقریباً ڈیڑھ سال سے شدید تکلیف میں مبتلا ہیں احباب دعا فرمائیں۔ (حافظ غلام محی الدین ربوہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

احمدیت کے خلاف پانچ اعتراضات
معہ جواب
منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ
انگریزی و اردو میں کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

لاہور سے سیالکوٹ کے
آرام دِہ سفر کے لئے جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دِہ نئے ڈیزائن کی بس میں سفر کریں۔ جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے۔
چوہدری سردار خان مینجر جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

دواخانہ خدمت خلق

حب جنند۔ نہایت آزمودہ اور بے نظیر دوا ہے۔ اعصابی کمزوریوں۔ مالیخولیا دماغ کی تھکن۔ نیند کا اُڑ جانا۔ سر چکرانا۔ دل پر خوف کا ہر وقت طاری رہنا۔ اور ہسٹریا کا واحد علاج۔ قیمت ۸۰ گولیاں پچیس روپے -/-/25 Rs

حب لبید مروارید عنبری
خالص موتیوں کا تیار کردہ تحفہ۔ سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ۔ دل۔ دماغ کی بے نظیر دوا۔ قیمت ۸۰ گولیاں۔ سولہ روپے -/-/16 Rs

دواخانہ خدمت خلق ربوہ۔ ضلع جھنگ

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تحریک جدید کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا قابل تقلید اور قابل مثال اسوۂ حسنہ

چند گھنٹوں میں تین ہزار سات سو باسٹھ روپیہ نقد اور پچیس ہزار سات سو اٹھائیس روپے کے وعدے ۳۷۶۲/ ۲۵۷۲۸/

حضور مخلص اور مومن مجاہدین سے خواہش رکھتے ہیں کہ وہ ۳۱ دسمبر تک اپنے وعدے پیش کر دیں!

۲۴ نومبر کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے دفتر اول کے سترھویں سال اور دفتر دوم کے ساتویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے قرآن پاک کے حقائق و معارف سے بھرے ہوئے موتیوں کی بیج بکھیر کر مومنوں کے دلوں اور ایمانوں کو مضبوط کیا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جلد شائع ہوگا۔ انشاء اللہ۔

نہ صرف مجاہدین تحریک جدید کی توجہ ہی اس خطبہ کو پڑھ کر پہلے سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر قربانی کا نمونہ پیش حضور کرے گی۔ بلکہ وہ احمدی جو اب تک کسی نہ کسی وجہ سے اس تحریک میں شامل نہیں ہوئے وہ بھی اپنے دل میں کہیں گے کہ کاش ہم اس سے پہلے ہی شامل ہو گئے ہوتے اور اب وہ فوراً اپنا وعدہ دفتر دوم میں سال اول میں کر دیں گے۔ اور دفتر اول کے وہ احباب جو دس سال یا اس سے بھی زیادہ سال دیکر اب نہیں دے رہے وہ بھی شامل ہونیکا دل میں عہد کریں گے اور اب شامل ہو جائیں گے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جہاں تک خاکسار نے حسابی نقطہ نظر سے دیکھا ۱۹۳۴ء سے ہی ہر سال اضافہ کرتے آنے کے علاوہ جماعت کے ہر فرد سے (جو کبھی اب تک تحریک جدید شامل ہوا ہے۔ خواہ خاندانی طور پر خواہ انفرادی طور پر) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تحریک جدید کا جہاد کبیر کا چندہ سب سے زیادہ نمایاں رہا ہے۔ دسویں سال سے حضور دس ہزار روپیہ سالانہ سے اوپر تحریک جدید میں اپنا حصہ دے رہے ہیں۔ چنانچہ آج خطبہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قلم مبارک سے رقم فرمایا:-

"میری طرف سے دس ہزار روپیہ چندہ تحریک جدید کے سترھویں سال کا لکھ لیں۔ سابق کی طرح میری طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔ جماعت کے غرباء و ناداروں کی طرف سے۔ امۃ الحی مرحومہ۔ ام طاہر امۃ الودود مرحومہ کی طرف سے سارہ بیگم کی طرف سے یہ

چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وکیل القانون ربوہ نے سولھویں سال میں ۱۱۲/ روپیہ اپنے اور اپنے متعلقین کی طرف سے ادا کئے اور سترھویں سال میں حضور کا خطبہ سن کر آپ نے اپنا وعدہ ۲۵۰/ کا دے کر دوگنا سے بھی زیادہ کیا اور ساتھ ہی ۱۵۰/ روپیہ کی رقم بھی دیدی ہے اور ایک سو روپیہ کے متعلق لکھا ہے کہ یہ بھی جلد تر ادا کرنے کی انشاء اللہ کوشش کروں گا۔ آپ کا یہ وعدہ آپ کی آمد سے بھی زیادہ ہے

سیدہ ... بیگم صاحبہ حرم حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ سیدی: ......سال تحریک جدید کا مبلغ پچاس روپیہ کا وعدہ ... ہوں اللہ تعالیٰ جلد اس وعدے

سال کا چندہ میرا ۱۰۰ روپیہ وعدہ ہے دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب سیدی پیارے اباجان! آپ نے جو آج تحریک جدید کے سترھویں سال کی تحریک کی ہے میں اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے پچیس ۲۵ روپیہ کا وعدہ کرتا ہوں۔ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے

صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب سیدی امیر سے پیارے آقا! آج خطبہ جمعہ میں حضور نے تحریک جدید کے سترھویں سال اور دفتر دوم کے ساتویں سال کے وعدوں کے لئے اعلان فرمایا ہے خاکسار کا اپنا وعدہ ۱۱۵ روپیہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ کا ۸۰ روپیہ عزیز مبشر احمد صاحب کا ۲۶ روپیہ کل ۲۲۱ دفتر اول کے سترھویں سال کا ہے اور دفتر دوم کے ساتویں سال میں عزیز مرزا مظہر احمد کا ۱۲ روپیہ امۃ الحی صاحبہ کا ۱۰ روپیہ اور عزیز مرزا عمر احمد صاحب کا پہلے سال کا ۱۰ روپیہ کل ۴۱ روپیہ ہے اس طرح کل ۲۶۲/ روپے وعدہ حضور قبول فرمادیں اور دعا فرمادیں۔

اس وقت تک یہ وعدے تو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور پیش ہو چکے ہیں۔

دوسرے مجاہدین کے وعدے جو حضور کے پیش ہوئے اور حضور نے قبول فرما کر ان کو جزاکم اللہ احسن الجزاء رقم فرمایا۔ ان کی کچھ تفصیل اسلئے درج ذیل ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد تحریک جدید کے دفتر اول اور دفتر دوم میں شامل ہو کر اسکی تبلیغی اہمیت کو مدنظر رکھ کر مومنانہ شان کے ساتھ قربانی اپنے امام کے حضور پیش کر کے رضاء الہٰی حاصل کرے۔

ملک غلام فرید صاحب ۔/۔/۷۶

مولوی محمد احمد صاحب واقف زندگی معہ اہلیہ والدہ صاحبہ ۔/۔/۷۴

منشی عبد الحق صاحب شاگرد واقف زندگی دفتر وکیل المال ۔/۶۰

محمود احمد صاحب عارف واقف زندگی ... ہیڈ کلرک نظارت بیت المال قادیان دار الامان ۔/۸/۳۲

ماسٹر محمد انور صاحب دفتر دوم کے ساتویں سال کا وعدہ ۔/۸/۲۰

پنشنر صوبیدار میجر محمد عبد الرحمٰن صاحب کوئٹہ اپنے اور اپنے خاندان کی طرف سے ... روپے حضور ...

فضل و احسان سے ہر سال بڑھتا گیا۔ اب جبکہ میں پنشن آگیا ہوں۔ مگر دل نے پیچھے ہٹنا گوارا نہ کیا اور میں ہٹوں بھی کیوں جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر آن اپنی برکتوں سے سرفراز کر رہا ہے۔ الحمد للہ۔

ریٹائرڈ پٹواری حاجی محمد صاحب ڈنگہ۔ جو پیغام جماعت حضور کا جماعت احمدیہ کے نام متواتر نکل رہا ہے اس کے نمبر ۸ سے لیکر ۱۲ تک کے ارشاد نے میرے دل کی تہوں کو ہلا دیا اب یہ وقت قریباً رات کے چار یا پانچ بجے کا ہوگا جبکہ میں قلم کو ہاتھ میں لیکر یہ تحریر لکھ رہا ہوں سلسلہ کی مالی یہ تنگی میری آنکھوں سے پانی برسا رہی ہے اور دل دعا کر رہا ہے اے قادر مطلق خدا ہماری کوتاہیوں اور غفلتوں کو معاف فرما کر ہمارے دلوں کو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کیلئے کھول دے اور سلسلہ کی تمام مالی اور جانی ضروریات کو پورا کر دے حضور خاکسار ایک وقت صوبہ سرحد میں اسّی روپیہ ماہوار حکومت کی مہربانیوں سے لیتا تھا۔ اب جبکہ میں ریٹائر ہو کر آگیا ہوں صرف ۲۲ روپیہ ماہوار پنشن ہے۔ سولھویں سال کا وعدہ ۱۱۱/ تو گذشتہ سال پیش حضور کیا تھا۔ اب جبکہ سلسلہ پر خطرناک وقت آیا ہوا ہے خاکسار سترھویں سال کا ۱۱۲/۔ اٹھارویں سال کا ۱۱۳/۔ انیسویں سال کا ۱۱۴ روپے۔ کل ۳۴۹/ کا وعدہ حضور قبول فرمائیں۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں سے امید ہے کہ تین سو روپیہ تو ضرور انشاء اللہ تعالیٰ اس سال جلسہ پر پیش کر دوں گا۔ باقی کے بھی اگر ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ سارے ہی جلسہ پر پیش کر سکوں حضور قبول فرما کر دعا فرمائیں۔

تحریک جدید حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اسوۂ حسنہ اور احباب کرام کی قربانیوں کا ملاحظہ فرما کر شاندار قربانی حضور کے پیش کریں! (باقی) وکیل المال تحریک جدید ربوہ

دنیا کی مشکلات کا حل انسانی اخوت اور مساوات میں ہی مضمر ہے

جماعت احمدیہ لاہور کے پبلک جلسہ میں آنحضرت صلعم کو مختلف مذاہب کے نمائندوں کا خراج عقیدت

لاہور، ۲۶ نومبر۔ جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جو پبلک جلسہ کل تین بجے سہ پہر دائی ایم۔ سی۔ اے ہال میں منعقد ہوا اسمیں غلامان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دوش بدوش دوسرے مذاہب کے نمائندوں نے بھی دنیا کے اس محسن اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہایت محبت بھرے الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ عیسائی مذہب کے نمائندے ریورنڈ نجم الدین صاحب نے فرمایا میں جب کبھی حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی زندگی پر غور کرتا ہوں۔ تو میرے دل کی گہرائیوں میں ان کی پیغمبرانہ شخصیت کے لئے محبت و احترام کے جذبات ابھرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ توحید کامل اور انسانی اخوت کا جو بے مثل تصور آپ نے پیش کیا وہ تمام مروجہ مذاہب کو ایک چیلنج تھا وہ قومیں اور وہ مذاہب جو انسانیت کا مرتبہ اسقدر بلند کرنے سے قاصر ہیں۔ انہیں شرمسار ہونے کی بجائے اسلام کی اس خوبی کو اپنانا چاہئیے اور اس پر عمل پیرا ہو کر اس سے فائدہ اٹھانا چاہئیے کیونکہ آج دنیا کی بہت سی مشکلات کا حل انسانی اخوت میں ہی مضمر ہے۔

پارسی نمائندے ڈاکٹر کے۔ ای میڈن نے نبی کریمؐ کی حیات طیبہ کے ان پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے جن سے وہ خود بے حد متاثر ہوئے ہیں حضور صلعم کے توکل علی اللہ اور دشمنوں کے ساتھ عفو و درگذر کا خاص طور پر ذکر کیا اور مثالیں دے دیکر بتایا کہ آپ کی زندگی پیغمبرانہ صد اقتوں سے لبریز تھی۔

غیر مسلم معززین کے علاوہ مبلغ سلسلہ مکرم مولوی عبد الغفور صاحب نے آنحضرت صلعم کے بے مثل عملی نمونے پر اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) نے اسلامی ضابطہ جنگ اور اسکے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زرین ہدایات پر نہایت ایمان افروز تقاریر کیں۔

اس بابرکت جلسے کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ جو حافظ عبد السمیع صاحب سانی کی بعد ۸ ایک و عمر طالب علم محمد سلیم ڈنگی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر جلسہ مکرم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب صدر شعبہ فلسفہ گورنمنٹ کالج لاہور نے ایک مختصر سی تقریر میں جلسے کی غرض و غایت اور اسکی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ حاضرین سے ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ بعض لوگوں کو ہال کے باہر کھڑے ہو کر جلسہ سننا پڑا